بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ﴾

نماز میں رفع یدین رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد منسوخ ہے

مسئلہ رفع الیدین

تصنیف

مبلغ یورپ استاذ العلماء علامہ مفتی

محمد مجیب الرحمٰن نورانی سیفی وزیرآبادی گوجرانوالہ

حسب فرمائش

پاسبانِ سلسلہ اویسیہ مولانا حافظ محمد آصف علی اویسی گوجرانوالہ

بتعاون: مکتبہ محمدیہ سیفیہ آستانہ عالیہ راوی ریان شریف فون [291950 290253]

ناشر: سیدنا خواجہ اویس قرنیؓ کونسل گوجرانوالہ

خطیب پاکستان مبلغ یورپ علامہ محمد مجیب الرحمٰن نورانی سیفی کی تصانیف

- فضائل قرآن
- وہابیت کی غیر ملکی یلغار
- مسئلہ رفع الیدین
- مسئلہ آمین بالجہر
- قرأت خلف الامام
- جلیل الصرف شرح میزان الصرف
- جلیل النحو شرح ہدایت النحو
- ہاتھوں کا ناف کے نیچے باندھنا
- فلسفۂ جہاد و غائبانہ نماز جنازہ
- مختلف مسائل اور ردّ وہابیت
- اکتساب فیض و طریقہ توجہ

ناشر: حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ اکیڈمی گوجرانوالہ
رابطہ: دفتر جامع مسجد غوثیہ رضویہ حاکم ٹی ٹی والی سید پاک بازار صدیق اکبر ٹاؤن گوجرانوالہ

الصلوٰة والسلام علیک یا رسول اللہ

نام کتاب	۔	مسئلہ رفع الیدین
مصنف	۔	مبلغ یورپ محمد مجیب الرحمٰن نورانی سیفی وزیر آبادی مدرس جامعہ فاروقیہ رضویہ
تعداد	۔	۱۰۰۰
سن اشاعت بار اول	۔	فروری ۲۰۰۱ء سنہ ۱۴۲۱ھ
ناشر	۔	حضرت خواجہ اویس قرنی اکیڈمی گوجرانوالہ
پروف ریڈنگ	۔	مولانا عبد السلام محمدی سیفی، حافظ محمد عبد الحمید العابد اویسی
کمپوزنگ	۔	سجاد کمپوزنگ سنٹر گوجرانوالہ
سن تالیف آغاز	۔	۸ جنوری ۲۰۰۱ء رات ۹ بجے
سن اختتام	۔	۹ جنوری صبح ۳ بجے
قیمت	۔	

ملنے کا پتہ

جامعہ فاروقیہ رضویہ تعلیم القرآن فاروق گنج گوجرانوالہ

مکتبہ محمدیہ سیفیہ آستانہ عالیہ راوی ریان شریف

مرکزی جامع مسجد گلزار مدینہ گلزار کالونی سیالکوٹ روڈ ایجنسی تیل والی گوجرانوالہ

فہرست

الانتساب!

بندہ اس کاوش دینی کا انتساب اپنے والد گرامی شیخ الفقہ استاد العلماء الشاہ مولانا عبدالجلیل ہزاروی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دربار عالیہ ابو الفتحوالی شریف تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کے نام کرتا ہے۔ جن کی شبانہ روز کوششوں اور خصوصاً سحری کی دعاؤں کی بدولت عاجزان چند حروف کو سپرد قلم کرنے کے قابل ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ رب العلمین ہمیں اس سے بھی بڑھ کر خدمت دین کی توفیق مرحمت فرمائے اور عمل کرنیکی توفیق دے۔

آمین بجاہ حبیبہ الکریم الامین

محمد مجیب الرحمٰن نورآنی سیفی وزیر آبادی

گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اکابرین اہلسنّت وجماعت کا مسئلہ رفع یدین کے متعلق

﴿دعوای﴾

قارئین! اکابرین اہلسنّت و جماعت کا دعوای رفع یدین کے متعلق مرکب ہے دو جزوں سے:

دعوای کی جز اول: پہلی جز یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے ابتداء اسلام سے یعنی پہلے پہل رفع یدین فی الصلوٰۃ کیا تھا۔

جز اول کے دلائل: اس دعوای کے اثبات کیلئے تمام وہ دلائل جو وہابی پیش کرتے ہیں وہ در حقیقت ہمارے ہی دعوای کی ایک جز کو ثابت کرنے کیلئے پیش کئے جاتے ہیں۔ وہ تمام احادیث جن سے رفع یدین فی الصلوٰۃ ثابت کیا جاتا ہے ہمارے دعویٰ کی ہی جز اول کی دلیلیں ہیں۔ لہٰذا وہ روایات ہمارے خلاف اور وہابیوں کے حق میں نہیں۔

دعوای کی جز دوم: دوسری جز ہمارے دعوای کی یہ ہے کہ رفع یدین بعد میں منسوخ ہو گیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ حضور ﷺ سے زندگی کی آخری نماز رفع یدین کے ساتھ ثابت نہیں اور قیامت تک کوئی شخص ثابت بھی نہیں کر سکتا۔

جز دوم کے دلائل: جز دوم کے تمام وہ دلائل ہیں جو اکابرین اہلسنّت و جماعت پیش کرتے ہوئے احادیث کی روشنی میں نسخ ثابت کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قارئین! رفع یدین کے موضوع پر سب سے پہلے ہم ایک وہ مناظرہ تحریر کرتے ہیں جو امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ کا 'امام اوزاعی رحمتہ اللہ علیہ' سے ہوا۔ آپ خود اندازا لگا سکتے ہیں کہ امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کس پایہ کے محدث ہیں 'اور کتنی مضبوط قوی اور کتنی صحیح سند کے ساتھ اسناد پیش فرماتے ہیں۔

امام محمد بخاری رحمتہ اللہ نے حضرت سفیان بن عیینہ سے روایت کی کہ ایک دفعہ حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ اور امام اوزاعی رحمتہ اللہ علیہ' کی مکہ معظّمہ میں ملاقات ہوئی تو ان دونوں بزرگوں کی آپس میں رفع یدین فی الصلوٰۃ کے موضوع پر حسب ذیل گفتگو ہو گئی جو کہ فتح القدیر اور مرقات شرح مشکوٰۃ میں بھی موجود ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

﴿مناظرہ﴾

سوال اول: امام اوزاعی: فرماتے ہیں کہ اے امام اعظم صاحب! آپ رکوع میں جاتے اور اٹھتے وقت رفع یدین کیوں نہیں کرتے؟

جواب اول: ہم اس لئے رفع یدین عندالرکوع وبعد الرکوع نہیں کرتے کہ حضور علیہ السلام سے یہ ثابت ہی نہیں۔

امام اوزاعی: فرماتے ہیں کہ آپ نے یہ کیا فرمادیا ہے؟ لیجئے میں آپ کو صحیح حدیث سناتا ہوں۔

نمبر ا حدیث دلیل امام اوزاعی: حدثنی الزهری عن سالم عن ابیه عن رسول اللّٰه ﷺ انه كان یرفع یدیه اذا افتتح الصلوٰة عندالركوع وعند الرفع منه

(ترجمہ): مجھے زہری نے حدیث بیان کی انھوں نے سالم سے سالم نے اپنے والد سے انھوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ہاتھ اٹھاتے تھے جب نماز شروع فرماتے اور رکوع کے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت۔

﴿امام اعظم ابو حنیفہ کا موقف اور جوابی دلیل﴾

امام اعظم: فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے خلاف میرے پاس اس سے بھی زیادہ صحیح اور قوی تر حدیث موجود ہے اور وہ یہ ہے۔

دلیل امام اعظم: حد ثنا حماد عن ابراھیم عن علقمة والاسود عن عبداللّٰہ ابن مسعود ان رسول اللّٰہ ﷺ کان یرفع یدیه الا عند افتتاح الصلوة ثم لا یعود لشئی من ذالك

ترجمہ : امام اعظم فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد نے حدیث بیان کی انھوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے حضرت علقمہ اور حضرت اسود سے انھوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود سے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز صرف شروع کرتے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے پھر کسی وقت ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔

سوال امام اوزاعیؒ : امام اعظم سے امام اوزاعی پوچھتے ہیں کہ جناب آپ کی اس پیش کردہ حدیث کو اس حدیث پر کیا فوقیت اور زیادہ رتبہ حاصل ہے جس حدیث کو میں نے پیش کیا ہے؟

جواب امام اعظمؒ : کہ اے امام اوزاعی! جو روایت آپ نے پیش کی ہے اس میں جو راوی زھری ہیں ان کے مقابلہ میں ہماری سند کے راوی حماد ہیں جو زہری سے زیادہ عالم فقیہہ ہیں اور اسی طرح آپ کی سند میں سالم ہیں جن کے مقابلے میں ہماری سند کے راوی ابراہیم نخعی ہیں جو سالم سے زیادہ عالم فقیہہ ہیں۔اور آپ کی سند میں سالم کے والد عبداللہ ابن عمر ہیں جن سے ہماری سند کے راوی علقمہ کسی طرح سے کم نہیں۔پھر اسود جو ہماری سند کے راوی ہیں وہ بہت ہی بڑے متقی فقیہہ اور افضل ہیں۔ پھر آپ کی سند کے آخری راوی ہیں عبداللہ ابن عمر۔لیکن ہماری سند کے آخری راوی عبداللہ ابن مسعود ہیں جو قرأة میں فقہ میں حضور ﷺ کی صحبت میں عبداللہ ابن عمر سے بھی کہیں بڑھ چڑھ کر ہیں کیونکہ وہ بچپن سے ہی حضور ﷺ کے ساتھ رہے ہیں۔لہٰذا ہماری پیش کردہ حدیث بہت قوی اور زیادہ قابل قبول ہے۔

امام اوزاعی : امام اعظم کی اس بات پر بالکل خاموش ہو گئے۔

قارئین : اب اس مناظرہ پر وہابیوں کو بہت چڑ ہوتی ہے کیونکہ ان سے اس کا جواب جو نہیں بن پاتا۔رہی ضد تو اس کا کوئی علاج نہیں۔

(نوٹ) یاد رکھیں کہ یہ لمبی لمبی سندیں اور ان میں ضعیف راویوں کی شرکت یہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ کے بعد کی پیداوار ہیں جو حدیث امام اعظم نے قبول فرمائی وہ نہایت ہی عمدہ اور صحیح ہے۔

نماز میں رفع یدین کرنا خشوع و خضوع کے خلاف ہے

الایۃ: قد افلح المومنون الذین ھم فی صلوٰتھم خشعون (پارہ نمبر)

ترجمہ: بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نمازیں خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔

تفسیر: اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبداللہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ مخبتون متواضعون لا تلتفتون یمیناً ولا شمالاً ولا یرفعون ایدیھم فی الصلوٰۃ O (تفسیر ابن عباس)

ترجمہ: جو عاجزی و انکساری کرنے والے ہیں اور جو نماز میں دائیں بائیں التفات نہیں کرتے (یعنی) نہیں دیکھتے اور (وہ لوگ مراد کو پہنچے) جو نماز میں رفع یدین نہیں کرتے۔ معلوم ہوا نماز میں رفع یدین کرنا خشوع اور خضوع نہیں کہلاتا بلکہ رفع یدین نہ کرنا خشوع بھی ہے اور خضوع بھی۔

نوٹ: یاد رہے کہ یہ کسی معمولی انسان کی تفسیر نہیں بلکہ یہ وہ حضرت عبداللہ ہیں جو سید المفسرین یعنی تمام مفسرین کے سردار ہیں، حضرت عباس کے بیٹے ہیں، اور حضرت عباس حضور علیہ السلام کے چچا ہیں اور حضرت عبداللہ حضور علیہ السلام کے چچازاد بھائی ہیں پھر حضرت عباس کو حضور نے خود اپنے سینے سے لگا کر تسبیح نماز کا علم و طریقہ بتایا ہے۔ انکے بیٹے حضرت عبداللہ کی تفسیر تمام تفاسیر میں معتبر ہے لیکن کیا کیا جائے؟

ان الوھابیۃ قوم لا یعقلون (بے شک وہابی قوم عقل نہیں رکھتی۔)

یاد رہے کہ نماز کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قومو اللہ قانتین یعنی اللہ تعالیٰ کے سامنے نہایت سکون سے کھڑے ہو جاؤ۔ دیکھئے اللہ تعالےٰ نماز میں سکون کا حکم فرماتا ہے اور حضور علیہ السلام نے نماز کے اندر رفع یدین کو سکون کے خلاف فرمایا ہے جیساکہ مسلم شریف کی روایت میں ذکر ہے۔

ملاحظہ ہو حدیث:

نمبر ۲ حدیث مسلم: عن جابر بن سمرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانھا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوٰۃ (صحیح مسلم شریف صفحہ ۱۸۱ ابو داؤد ص ۱۵۰ نسائی شریف ص

۷۶ الطحاوی شریف ص ۱۵۸ ج ۱- مسند احمد ص ۵ / ۹۳ و سندہ صحیح جلیل)

ترجمہ : حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ ہمارے پاس (نماز پڑھنے کی حالت میں) تشریف لائے جب کہ ہم نماز کے اندر رفع یدین کر رہے تھے- تو بڑی ناراضگی سے آپ نے فرمایا کہ میں تم کو شریر گھوڑوں کی دم کی طرح رفع یدین کرتے کیوں دیکھتا ہوں نماز کے اندر اطمینان اور سکون سے رہو-

ناظرین : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں رفع یدین کرنا اور ہاتھوں کو ہلانا ایسا ہے جیسا کہ ایک مست اور شریر گھوڑا اپنی دم کو ہلاتا اور حرکت دیتا ہے- اندازہ کیجئے جو فعل گھوڑوں سے یعنی جانوروں سے مشابہت رکھتا ہو اور یہ وضاحت بھی رسول خدا نے کر دی ہو اب بھی کوئی مسلمان اس مشابہت سے باز نہ آئے تو یہ اس کا اپنا مقدر ہے پھر رفع یدین والی نماز کو حضور علیہ السلام نے ایسی نماز قرار دیا ہے جو سکون کے بغیر ہے حالانکہ نماز میں سکون کا ہونا ضروری امر ہے- جیسا ابھی آپ نے قرآن کی آیت پڑھی کہ وقوموا للہ قانتین اللہ کے سامنے سکون سے کھڑے ہو جاؤ-

ضروری وضاحت : یہ ہے کہ امام مسلم اور بعض دوسرے حضرات اس حدیث کے جواب میں کہتے ہیں کہ صحابہ سلام پھیرنے کے بعد ایک دوسرے کو ہاتھ کے اشارہ سے سلام کیا کرتے تھے لہٰذا رسول اللہ نے اس حدیث میں اس سلام کرنے سے منع فرمایا ہے تو جواباً عرض ہے کہ یہ بات درست نہیں کیونکہ وہ الگ واقعہ ہے جو نماز کے علاوہ اور خارج کا ہے اور یہ واقعہ الگ ہے- جس میں رسول اللہ نے دوران نماز رفع یدین سے منع فرمایا ہے اور اسکنوا کے بعد (فی الصلوۃ) کی قید موجود ہے- جس کا مطلب ہے کہ نماز سکون سے پڑھو اور ہاتھ سے اشارہ والا واقعہ دوسرا ہے جو نماز سے خارج ہے لہٰذا ان دونوں واقعات کو ایک کہنا اور خلط ملط کرنا موجودہ وہابیوں کی بد دیانتی ہے اور سابقہ آئمہ کا ذھول و نسیان ہو سکتا ہے-

اب اللہ و رسول دونوں کا حکم سکون سے متعلق ہے- لیکن ایک غیر مقلد ہے جو سعودیہ کے ریال ہضم کرنے کے چکر میں رفع یدین والی ضد چھوڑنے سے باز نہیں آسکتے انہیں خطرہ ہے- کہیں ہم سے سعودیہ کے ریال اور کویت کے دینار نہ چھن جائیں- ورنہ حدیث میں تو صاف ذکر ہے کہ اسکنوا فی الصلوۃ اور گرائمر جاننے والے حضرات خوب جانتے ہیں کہ اسکنوا حکم مطلق ہے- جو نماز میں ہر طرح کے رفع یدین کو منسوخ کرتا ہے- ہاں یہ بات قابل غور ہے کہ جن مقامات پر

رسول اللہ ﷺ نے رفع یدین کی اجازت دے رکھی ہے ان کے لئے اسکنوا منافی نہیں اور وہ مقامات صرف سات ہیں- جہاں رفع یدین جائز ہے- سنت ہے اور منافی صلوٰۃ نہیں- وہ سات مقامات مندرجہ ذیل ہیں اور یہاں پر اسکنوا عام مخصوص البعض ہے-

(۱) افتتاح صلوٰۃ (۲) بیت اللہ کی زیارت کے وقت (۳) مقام صفا پر (۴) مقام مروہ پر (۵) عرفات میں (۶) مزدلفہ میں (۷) رمی جمار کے وقت-

حدیث نمبر ۳ : حدثنا ابوکریب محمد بن العلاثنا محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد المحاربی ثنا ابن ابی لیلی عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس و عن نافع عن ابن عمر عن النبی ﷺ قال ترفع الدیدی فی سبعة مواطن افتتاح الصلوٰة و استقبال البیت والصفا والمروة والموقفین و عند الحجر-

(شرح معانی الآثار ص ۵۴ کشف الاسرار ص ۲۵۱ جلد اول)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن ابن عباس و حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ رفع یدین سات جگہ پر کیا جائے- نماز کے شروع میں- بیت اللہ کی زیارت کے وقت صفا اور مروہ پر' عرفات اور مزدلفہ' میں وقوف کے وقت اور رمئی جمار کے وقت-

خلفائے راشدین تکبیر تحریمہ کے سوا رفع یدین نہیں کرتے تھے

حدیث نمبر ۴ : حد ثنا اِسحٰق بن ابی اسرائیل حد ثنا محمد بن جابر عن حماد عن ابراہیم عن علقمه عن عبداللّٰه و مع ابی بکر و مع عمر رضی اللّٰه عنهما فلم یرفعوا ایدیهم الاعند التکبرة الاولیٰ فی افتتاح الصلٰوة فقال اسحٰق به ناخذ فی الصلٰوة کلها

(دارقطنی ج ۱- ص ۲۹۵ بیہقی ج ۲ ص ۷۹)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر' حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی ہے- ان سب نے رفع یدین

نہیں کیا مگر پہلی تکبیر کے وقت نماز کے شروع میں- محدث اسحٰق بن ابی اسرائیل کہتے ہیں کہ ہم بھی اسی کو پوری نماز میں اپناتے ہیں-

حدیث نمبر ۵ : عن عاصم بن کلیب عن ابیه ان علیاً کان یرفع یدیه اذا افتتح الصلوة ثم لا یعود (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۳۶ ج ۱)

ترجمہ : حضرت عاصم بن کلیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نماز شروع کرتے وقت رفع یدین کرتے تھے پھر اسکے بعد (یعنی رکوع سے پہلے اور بعد) نہیں کرتے تھے-

غیر مقلدین کی ایک زبردست دلیل اور اس کا رد

وہابیوں کے حکیم صادق سیالکوٹی صاحب لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وفات تک رفع یدین کرتے رہے- عن ابن عمر رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ کان اذا افتتح الصلوة رفع یدیه و اذا رکع و اذا رفع راسه من الرکوع وکان لا یفعل ذلک فی السجود فمازالت تلک صلاته حتّی لقی الله تعالیٰ (تلخیص الجبیر للعسقلانی)

ترجمہ : حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو (رفع یدین کرتے) مگر سجدوں میں رفع یدین نہ کرتے اور اللہ تعالیٰ سے ملتے دم تک آپ کی نماز ایسے ہی رہی یعنی وفات تک آپ تکبیر تحریمہ اور قبل الرکوع وبعد الرکوع رفع یدین کرتے رہے-

قارئین : یہ تھی وہ دلیل جس پر وہابی بہت ناز کرتے ہیں حالانکہ یہ روایت من گھڑت اور موضوع ہے- علامہ زیلعی رحمتہ اللہ نے اپنی کتاب نصب الرایہ جلد اول ص ۴۱۰ پر اس کی سندیوں بیان کی ہے-

عن ابی عبدالله الحافظ عن جعفربن محمدبن نصرعن عبدالرحمٰن بن قریش بن خزیمة الهروی عن عبدالله بن احمد الرمبعی عن الحسن بن عبدالله بن حمدان الرقی ثنا عصمة بن محمد الانصاری ثنا موسی بن عقبه عن نافع عن ابن عمران رسول الله ﷺ

یاد رہے: کہ اس سند میں دو راوی وضاع اور کذاب یعنی بات کو اپنے پیٹ سے گھڑنے والے ہیں۔ نمبرا خط کشیدہ عبارت عبدالرحمٰن بن قریش ہیں ان کے بارے میں علامہ ذہبی لکھتے ہیں کہ اس راوی کو محدث سلیمانی نے حدیثیں گھڑنے کے ساتھ متہم کیا ہے۔ میزان الاعتدال ص ١١٤ / ٢ اتهمه السليمانی بوضع الحديث ص ٤٢٥ ج ٢ لسان الميزان اور دوسرے راوی عصمۃ بن محمد الانصاری کے بارے میں علامہ ذہبی میزان الاعتدال ص ١٩٤ ج ٢ میں اور حافظ ابن حجر لسان المیزان ص ١٧٠ ج ٤ میں لکھتے ہیں کہ قال ابو حاتم ليس بالقوی امام ابو حاتم کہتے کہ عصمۃ قوی یعنی مضبوط راوی نہیں۔ و قال يحيی كذاب يضع الحديث یحیٰی کہتے ہیں کہ بڑا جھوٹا شخص ہے حدیثیں گھڑتا ہے وقال العقيلی يحدث بالبواطيل عن الثقات۔ عقیلی کہتے ہیں کہ ثقہ راویوں کی طرف منسوب کر کے باطل حدیثیں بیان کرتا ہے۔ وقال دارقطنی وغيره متروك دارقطنی وغیرہ کا کہنا ہے کہ یہ متروک ہے (الی) قال ابن عدی عصمة بن محمد بن فضالة بن عبيدالانصاری مدنی كل احاديثه عليه محفوظ ابن عدی کہتے ہیں کہ عصمۃ بن محمد بن فضالہ بن عبید الانصاری مدنی ہے۔ اس کی تمام حدیثیں غیر محفوظ ہیں۔

ترک رفع یدین پر مزید احادیث ملاحظہ ہوں:

حدیث نمبر ٦: عینی شرح بخاری نے حضرت عبداللہ ابن زبیر سے روایت کی ہے کہ انه رأی رجُلاً يرفع يديه فی الصلوة عند الركوع و عند رفع راسه من الركوع فقال لا تفعل فانه شیء فعله رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ثم تركه عمدة القاری ص ٢٧٣ / ٥ شرح سفر سعادت ص ٦٦

ترجمہ: کہ آپ نے ایک شخص کو رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھ اٹھاتے دیکھا تو اس سے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو کیونکہ یہ وہ کام ہے جو حضور علیہ السلام نے پہلے کیا تھا پھر چھوڑ دیا تھا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رکوع سے آگے پیچھے رفع یدین منسوخ ہے۔ جن صحابہ سے یا خود حضور علیہ السلام سے جو رفع یدین ثابت ہے وہ پہلا فعل ہے جو ہمارے ہی دعوای کی پہلی جز کی دلیل ہیں کہ آپ نے ابتداء اسلام میں رفع یدین

کیا تھا اور پھر چھوڑ دیا تھا- بلکہ کرنے والوں کو منع کر دیا تھا- اسلئے اب رفع یدین کی اجازت نہیں اور نہ ہی اب رفع یدین سنت ہے بلکہ عمل کثیر ہے اور خشوع اور سکون کے خلاف ہے- لہٰذا مکروہ ہے-

حدیث نمبر ۷ : عن البراء بن عازب ان رسول اللہ ﷺ کان اذا افتتح الصلٰوة رفع یدیه الٰی قریب من اذنیه ثُم لا یعود (ابو داؤد ص ۱۰۹/۱ کنز العمال ص ۹۲/۸ مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۶۷/۱ سنن کبریٰ بیہقی ص ۷۶ / ۲ دار قطنی ص ۲۹۳/۱)

ترجمہ : حضرت براء ابن عازب سے روایت ہے کہ جب حضور ﷺ نماز شروع کرتے تو کانوں تک ہاتھوں کو اٹھاتے پھر بعد میں (پوری نماز میں) رفع یدین نہیں کرتے تھے لہٰذا معلوم ہوا کہ رفع یدین نہ کرنا چاہئے-

حدیث نمبر ۸ : عن علقمة قال قال عبداللہ بن مسعود الا اُصلی بکُم وصلٰوة رسول اللہ ﷺ فصلّ فلم یرفع یدیه الا فی اول مرة

(ترمذی شریف ص ۵۶ / ابو داؤد ص ۱۰۹/۱)

ترجمہ : حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میں تم کو حضور ﷺ جیسی نماز نہ پڑھاؤں اس کے بعد انھوں نے نماز پڑھائی اور پہلی بار کے علاوہ (پوری نماز میں) کسی جگہ بھی رفع یدین نہ کیا- اب بھی غیر مقلدوں کو شبہ رہ گیا ہے تو اپنی عقل کا ماتم کریں-

نوٹ : اس حدیث کو امام ترمذی حدیث حسن لکھتے ہیں (ص ۵۶) اور (محلی ابن حزم ص ۸۸ جلد دوم) میں ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اس حدیث کے راوی صحیح مسلم شریف کے راوی ہیں- (الجوہر النقی ص ۱۲۷- ج ۱)

حدیث نمبر ۹ : عن عبداللہ قال الا اخبرکم لصلٰوة رسول اللہ قال فقام فرفع یدیه اول مرة ثم لم یعدوفی نسخة ثم لم یرفع (نسائی شریف ص ۱۵۸)

ترجمہ : حضرت عبداللہ ابن مسعود نے فرمایا کہ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے نماز پڑھنے کا طریقہ بتاؤں پس آپ کھڑے ہوئے تو صرف پہلی دفعہ شروع نماز میں رفع یدین کی اس کے بعد پوری نماز میں کسی جگہ رفع یدین نہ کی-

حدیث نمبر ۱۰ : عن مجاہد قال صلیت خلف ابن عمر فلم یکن یرفع یدیه الافی التکبیرة الاولیٰ من الصلٰوة (طحاوی شریف ص ۱۵۵/۱ مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۳۷/۱ اسنادہ صحیح)

ترجمہ : حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے آپ نماز میں صرف پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے (رکوع سے پہلے اور بعد نہیں)

حدیث نمبر ۱۱: عن ابراہیم عن ابن مسعود کان یرفع یدیه فی اول شیء ثم لا یرفع بعد (ترجمہ): حضرت ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود صرف پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے۔(اس کے سوا کہیں نہیں) اور یہ روایت امام بخاری کے استاد علامہ عبدالرزاق نے اپنی کتاب مصنف عبدالرزاق میں لکھی ہے۔ (مصنف عبدالرزاق ملاحظہ ہو ۷ جلد ۲ متوطا امام محمد ص ۱۹۰ الجوہر النقی ص ۷۹/ج ۲)

غیر مقلدین کے مسلک کا جائزہ

رسول اللہ ﷺ نماز میں ہمیشہ پہلی اور تیسری رکعات کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے۔اس کے متعلق غیر مقلدین کے پاس چار روایات ہیں۔

پہلی روایت : عبداللہ ابن عمر کی ہے جو بخاری ص ۲۲/ جلد اول پر ہے۔لیکن یاد رکھیں کہ اسکی سند میں عبید اللہ شیعہ راوی ہے اور ابو داؤد نے اس حدیث کے متعلق فرمایا ہے کہ لیس بمرفوع یعنی یہ حدیث مرفوع نہیں۔ (ابوداؤد ص ۱۰۸/۱) اس لئے یہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہی نہیں۔(نمبر ۲) یہ کہ اس حدیث میں سجدہ کے وقت بھی رفع یدین کا ذکر ہے۔ملاحظہ ہو (جز بخاری) مزے کی بات یہ کہ اس حدیث میں ہیشگی کا کوئی لفظ موجود نہیں، یہی وجہ ہے کہ خود حضرت عبداللہ بن عم رفع یدین نہیں کرتے تھے، جیسا کہ پیچھے حدیث نمبر (۱۰) میں آپ نے ملاحظہ فرمایا۔
(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۴۷/۱)

دوسری روایت : ابو حمید ساعدی کی صحیح روایت جو بخاری (ص ۱۱۴/ج ۱) پر ہے۔اس میں رکوع سے پہلے اور بعد اور تیسری رکعت کی رفع یدین کا ذکر تک نہیں۔ابو داؤد کی سند میں عبدالحمید بن جعفر بدعتی، تقدیر کا منکر، اور ضعیف راوی ہے۔اس نے رفع یدین کا اضافہ کیا ہے۔غیر مقلد وہابی لوگ بخاری کی صحیح حدیث چھوڑ کر اس جھوٹی روایت پر بضد ہیں اور اس میں بھی صرف ایک مرتبہ رفع یدین کا ذکر ہے اور بس! اور (ابوداؤد ص ۱۰۸/۱ حاشیہ ۲) میں ہے کہ ان الحدیث مضطرب

الاسناد والمتن ترجمہ یہ حدیث سند اور متن دونوں کے لحاظ سے مضطرب ہے۔
تیسری روایت : ابو ھریرہ کی صحیح روایت بخاری ص ۱۱۰ / جلد اول پر ہے۔ جس میں رفع یدین کا ذکر تک نہیں لیکن ابو داؤد کی سند میں رفع یدین کا ذکر ہے۔ لیکن راوی ابن جریج ہے۔ جس نے ۹۰ عورتوں سے متعہ کیا۔ (میزان الاعتدال ص ۱۵۱ / جلد ۱) دوسرا راوی یحییٰ بن ایوب ہے۔ جو ضعیف ہے نیز اس میں سجدہ کے رفع یدین کا بھی ذکر ہے جو وہابی لوگ نہیں کرتے۔
چوتھی روایت : حضرت علی سے مروی ہے ان کی صحیح روایت میں رفع یدین کا ذکر نہیں۔ خود حضرت علی اور ان کے ہزاروں ساتھی رفع یدین عند الرکوع وبعد الرکوع نہ کرتے تھے۔ البتہ ایک ضعیف سی روایت میں ذکر ہے۔ جس کا ایک راوی ابن ابی الزناد ہے جو ثقہ نہیں۔
نوٹ : یاد رہے کہ ان چاروں روایات میں سے ایک بھی صحیح روایت نہیں۔ کیونکہ ان چاروں روایات میں کسی ایک میں بھی ہمیشہ رفع یدین کرنے کا ذکر نہیں، اور ان چاروں صحابہ میں سے ایک صحابی بھی ہمیشہ رفع یدین نہ کرتا تھا، پھر ان میں سے دو روایات میں سجدہ میں بھی رفع یدین کا ذکر ہے۔ جسے وہابی نہیں کرتے۔ اور وہ دونوں حدیثیں خود غیر مقلدوں کے بھی خلاف ہیں۔

ضد چھوڑیں اور حق کا ساتھ دیں

ہم نے حدیث نمبر ۲ جو مسلم کے حوالہ سے پیش کی ہے وہ قولی ہے۔ جس میں حکم ہے کہ سکون سے نماز پڑھو۔ قول کو فعل پر ترجیح ہوتی ہے یہ مسلمہ قاعدہ ہے۔ لہٰذا اس قولی حدیث کے ہوتے ہوئے فعلی متروک و منسوخ ہوگی جب کہ رسول اللہ ؐ کے فعل سے بھی ہم نے حدیث نمبر (۷ اور ۹) سے ثابت کر دیا ہے کہ حضور علیہ السلام تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین عند الرکوع وبعد الرکوع نہیں کرتے تھے۔

حدیث ۱۲ : حضرت خیثمہ بھی صرف نماز کی ابتدا میں ہی رفع یدین کرتے تھے
عن الحجاج عن طلحة عن خيثمة و ابراهيم قال كانالايرفعان ايديهما الافى بدء الصلوٰة (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۳۶ / جلد ۱)

ترجمہ : حضرت طلحہ فرماتے ہیں کہ حضرت خیثمہ اور حضرت ابراہیم نخعی دونوں تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

وقال الامام الترمذی و هو قول سفیان و اهل الکوفة (ترمذی ص۵۹/۱)
امام ترمذی فرماتے ہیں کہ (صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کیا جائے پھر نہیں) اور حضرت سفیان ثوری اور اہل کوفہ بھی اسی کے قائل تھے۔

نیز : امام ترمذی فرماتے ہیں کہ وبه یقول غیرو احد من اهل العلم من اصحاب النبی ﷺ والتابعین و هوقول سفیان واهل الکوفه
ترجمہ : بے شمار اہل علم صحابہ کرام اور تابعین عظام صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنے کے قائل ہیں اور حضرت سفیان اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔

﴿مذکورہ احادیث کا ماخذ﴾

(۱) : ان احادیث سے معلوم ہوا کہ رفع یدین کے منسوخ ہونے کے بعد حضور علیہ السلام صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہی رفع یدین کرتے تھے۔ اسی لئے صحابہ کرامؓ آپ سے اسی عمل کو بیان کرتے ہیں۔

(۲) : خلفاء راشدین بھی صرف تکبیر تحریمہ کیوقت ہی رفع یدین کرتے تھے۔

(۳) : عام صحابہ کرام تابعین عظام بھی صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہی رفع یدین کرتے تھے۔

(۴) : خیر القرون میں مراکز اسلام مکہ المکرمہ مدینۃ المنورۃ اور کوفہ ان تینوں جگھوں مین سے کسی جگہ میں بھی تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں ہوتا تھا۔

(۵) : کسی بھی صحیح وصریح حدیث سے ثابت نہیں کہ آپ نے رکوع والے رفع یدین کا کوئی حکم دیا ہو جو ہمیشگی پر دلالت کرے۔ اور نہ ہی کسی صحیح حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے وفات رکوع میں جاتے یا اٹھتے وقت رفع یدین کیا ہے۔ اگر کوئی حدیث ہوتی تو کم از کم ایک ہی حدیث مل جاتی لیکن کسی ایک صحیح مترجم حدیث کا بھی نہ ملنا اس بات کی دلیل ہے کہ رفع یدین باقی نہیں رہا تھا۔

(۶) : حضور علیہ السلام کے اقوال وافعال کو سب سے زیادہ جاننے والے صحابہ کرام تھے اور وہی زیادہ اپنانے والے تھے اور خصوصاً خلفاء راشدین ہیں۔ اگر رکوع والا رفع یدین

باقی ہوتا تو لازمی طور پر ان کا اس پر عمل ہوتا- لیکن کسی ایک بھی صحیح حدیث سے خلفاء راشدین کا رفع یدین فی الصلوٰۃ ثابت نہیں جب کہ صحیح احادیث سے خلفاء راشدین کا رفع یدین نہ کرنا ثابت کر دیا گیا ہے- یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ نماز میں رکوع والا رفع یدین باقی نہیں رہا تھا-

(۷): حضرت عبداللہ ابن عمر جو رفع الیدین کی حدیث کے مرکزی راوی ہیں صحیح احادیث سے ثابت ہو گیا ہے کہ وہ خود تکبیر تحریمہ کے علاوہ نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے- اس سے بھی معلوم ہوا کہ رکوع والا رفع یدین باقی نہیں رہا تھا- وغیرہ وغیرہ-

وما توفیقی الا باللہ

قارئین: اگرچہ بے شمار احادیث اور بھی پیش کی جا سکتی ہیں جن سے بخوبی یہ واضح ہوتا ہے کہ رفع یدین عند الرکوع وبعد الرکوع منسوخ ہو چکا ہے- محض اس لئے انہی احادیث پر اکتفا کر رہا ہوں کہ کتاب کہیں زیادہ لمبی نہ ہو جائے- امید ہے کہ قارئین پڑھ کر بندہ کے لئے ضرور دعا گو ہوں گے اللہ تعالیٰ عاجز کی اس ادنیٰ سی کوشش کو قبول فرمائے-

طالب دعا! محمد مجیب الرحمٰن نورانی سیفی وزیر آبادی گوجرنوالہ

غیر مقلدین سے چند سوالات جواب احادیث سے دیں

- حضور علیہ السلام کے معراج شریف سے پہلے سورت فاتحہ نازل ہو چکی تھی اگرچہ فرضیت نماز معراج کی شب میں ہوئی لیکن حضور علیہ السلام تو بطور نفل وعبادت پہلے بھی نماز پڑھتے تھے اور حضور علیہ السلام نے بیت المقدس میں سب نبیوں کی بھی امامت فرمائی کیا اہل حدیث کسی صحیح حدیث سے ثابت کر سکتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے پہلے سب نبیوں کو سورت فاتحہ یاد کرائی تھی- پھر سب نے آپ کے پیچھے سورت فاتحہ پڑھی تھی؟
- اگر امام بھول کر فجر مغرب یا عشاء کی رکعتوں میں آہستہ قرأت کرے بلند آواز سے قرأت کرنا بھول جائے تو سجدہ سہو لازم ہو گا یا نہیں؟ اگر ہو گا تو کونسی صحیح اور صریح حدیث میں ذکر ہے؟
- اگر کوئی سورت فاتحہ پڑھ کر دوسری سورت پڑھنا بھول گیا اور رکوع کر لیا تو آیا سجدہ سہو لازم ہو گا یا نہیں؟ اگر ہو گا تو کس حدیث صحیح وصریح سے ثابت ہے؟
- حضور علیہ السلام نے مسجد کے ساتھ کتنے غسل خانے اور استنجا خانے بنوائے تھے حدیث سے ثابت کریں-

حافظ محمد آصف علی اویسی کی تصانیف

خوشبوئے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ	فضائل والدین
خوشبوئے یارِ غار مصطفیٰ حضرت صدیق اکبرؓ	تذکرہ اکابرین سلسلہ اویسیہ
خوشبوئے مرادِ مصطفیٰ تذکرہ حضرت فاروق	تذکرہ حضرت خواجہ محمد معین الدین چشتیؒ
خوشبوئے دامادِ مصطفیٰ تذکرہ حضرت عثمان غنیؓ	تذکرہ حضرت غوثِ اعظمؒ
خوشبوئے نجف تذکرہ حضرت علی المرتضیٰؓ	تذکرہ حضرت علاؤالدین صابر کلیریؒ
خوشبوئے یمن تذکرہ حضرت خواجہ اویس	تزکرہ اکابرین اہل سنت گوجرانوالہ
خوشبوئے گوہر تذکرہ حضرت گوہرالدین احمد اویسیؒ	رمضان المبارک کے تیس درس
مواعظ اویسیہ ﴿بارہ ماہ کی تقریریں﴾	فضائل ذکر و درود شریف
خوشبوئے ولایت	محفل سماع کی شرعی حیثیت
خطبات فرید حضرت مفتی محمد غلام فرید ہزاروی کی تقریریں	سپیکر میں نماز کی شرعی حیثیت
تذکرہ مدارس اویسیہ پاکستان	مسئلہ رویت ہلال
تذکرہ خلفائے خواجہ گوہرالدین	نماز جنازہ کے بعد دعا کا ثبوت
سرۃ حضرت سید محمد حسین شاہ بخاریؒ	تذکرہ مدارس اہل سنت (پاکستان)
سرۃ حضرت شاہ محمد عبدالجلیل ہزارویؒ	مقالات اویسی

ناشر: حضرت خواجہ اویس قرنیؒ اکیڈمی
جامع مسجد غوثیہ رضویہ حاکم بی بی والی
سید پاک بازار صدیق اکبر ٹاؤن گوجرانوالہ

یا اللہ جل جلالہ
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عظیم خوشخبری
بیاد شیخ الفقہ استاذ العلماء۔ پیر طریقت
رہبر شریعت۔ حضرت الحاج الشاہ
رحمۃ اللہ علیہ
مولانا محمد عبد الجلیل ہزاروی
دربار عالیہ ابو الفتح والی شریف
دار العلوم
سلطانیہ رضویہ جلیل المدارس
کوٹ ثناء اللہ، ڈسکہ روڈ، تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ
زیر سرپرستی
شیخ القرآن والحدیث۔ مفتی اہل سنت
حضرت علامہ الحاج
مفتی محمد غلام فرید ہزاروی
مدظلہ العالی ــــ مہتمم دار العلوم ہذا
برائے ایصال ثواب
محترم جناب
چودھری ثناء اللہ صاحب مرحوم
کوٹ ثناء اللہ، وزیر آباد
جامعہ میں ناظرہ و حفظ قرآن پاک
تجوید و قرأت کا معقول انتظام ہے
لہذا بچوں کو داخل کروا کر علوم دین
سے روشناس کرائیں
خصوصیات
بہترین دینی و روحانی ماحول
محنتی اور مستند اساتذہ
بچوں کے کھیلنے کیلئے وسیع گراؤنڈ
منجانب: انجمن دار العلوم سلطانیہ رضویہ جلیل المدارس کوٹ ثناء اللہ، ڈسکہ روڈ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ